اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اِعتِکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ والاتَبار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جو مجھ پر دُرود پڑھتا ہے، اُس کا دُرود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستِغفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (1)

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عَفُوّ و غَفور بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" "مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔" (2)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

---

1 . . . معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲

2 . . . معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا لاکھ لاکھ شُکر کہ اُس نے ہمیں زندگی میں ایک بار پھر رحمتوں، برکتوں سے مالا مال، عظیم الشّان مہینے یعنی رمضانُ المبارک کی عظیم ساعتیں عطا فرمائیں، آج ماہِ رمضان کا پہلا ہفتہ وار اجتماع ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس ماہِ مُبارک کا خوب خوب فیضان لُوٹنے کی توفیق عطا فرمائے، اے کاش! سارے روزے ظاہری و باطنی آداب کے ساتھ رکھنے میں ہم کامیاب ہو جائیں، خشوع و خضوع کے ساتھ فرض نمازیں، نوافل و نمازِ تراویح ادا کرنے میں کامیاب ہو جائیں، تلاوتِ قرآنِ کریم کا خوب جذبہ نصیب ہو جائے۔ اٰمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَتُّو سے اِفطاری

حضرت سَیِّدُنا صالح رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سَیِّدُنا خُلَیْد بن حسّان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت کرتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا حسن بصری رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سخت گرمیوں میں بھی نفل روزے رکھتے۔ ایک دن

ہم اِفطاری کے وقت کھانا لے کر اُن کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ جب آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمارے کھانے سے روزہ اِفطار کرنا چاہا تو کسی نے قرآنِ کریم کی یہ آیت تلاوت کی:

اِنَّ لَدَیْنَاۤ اَنْكَالًا وَّ جَحِیْمًاۙ(۱۲) وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ عَذَابًا اَلِیْمًاۗ(۱۳) (پ ۲۹، المزمل: ۱۲-۱۳)

ترجَمۂ کنز الایمان: بے شک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ اور گلے میں پھنستا کھانا اور دردناک عذاب۔

یہ آیت سُنتے ہی آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا ہاتھ کھانے سے روک لیا اور ایک لُقمہ بھی نہ کھایا اور فرمایا: یہ کھانا یہاں سے ہٹالو۔ دوسرے دن پھر آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے روزہ رکھا۔ اِفطار کے وقت جب آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے کھانا رکھا گیا تو آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پھر وہی آیت یاد آگئی۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک لُقمہ بھی نہ کھایا اور فرمایا: یہ کھانا مجھ سے دُور لے جاؤ۔ اسی طرح تیسرے دن بھی آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بغیر کچھ کھائے اسی طرح روزہ رکھ لیا۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صاحبزادے نے جب آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی یہ حالت دیکھی کہ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بغیر کھائے پیئے تین (3) دن گُزار دیئے ہیں تو وہ بہت پریشان ہوئے اور زمانے کے مشہور ولی حضرت سَیِّدُنا ثابت بُنانی، حضرت سَیِّدُنا یحییٰ اور دیگر اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: حضور! آپ جلد از جلد میرے والد کی مدد کو پہنچئے، اُنہوں نے مسلسل تین (3) دن صرف چند گھونٹ پانی پی کر روزہ رکھا ہے اور تین (3) دن سے کھانے کا ایک لُقمہ تک نہیں کھایا۔ ہم جب بھی اُن کے سامنے سحری یا اِفطاری کیلئے کھانا پیش کرتے ہیں تو اُنہیں قرآنِ کریم کی یہ آیتِ مُبارکہ یاد آجاتی ہے:

اِنَّ لَدَیْنَاۤ اَنْكَالًا وَّ جَحِیْمًاۙ(۱۲) وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ عَذَابًا اَلِیْمًاۗ(۱۳) (پ ۲۹، المزمل: ۱۲-۱۳)

ترجَمۂ کنز الایمان: بے شک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ اور گلے میں پھنستا کھانا اور دردناک عذاب۔

اس آیت کے یاد آتے ہی وہ کھانا کھانے سے اِنکار فرمادیتے ہیں، خدارا! جلدی چلئے اور یہ معاملہ حل فرمایئے۔ یہ سُن کر تمام حضرات حضرت سَیِّدُنا حسن بصری رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے، جب

اِفطاری کا وقت ہوا تو پھر آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ کو وہی آیت یاد آ گئی اور آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ نے کھانا کھانے سے اِنکار کر دِیا لیکن جب حضرت سَیِّدُنا ثابت بُنانی، حضرت سَیِّدُنا یحییٰ اور دیگر بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے مُسلسل اِصرار کیا تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ بہ مشکل ستّو مِلا پانی پینے پر راضی ہوئے اور اُن لوگوں کے اِصرار پر تیسرے دن ستّو مِلا ہوا شربت پیا۔ (1)

مجھ کو بُھوک و پیاس سہنے کی خُدا توفیق دے   گم تِری یادوں میں رَہنے کی سَدا توفیق دے

(فیضانِ سُنت، جلد اول، ص ٦٦٢)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ والے عبادات کے معاملے میں کیسی زبردست مَدَنی سوچ والے اور روزوں کے کس قدر شیدائی ہوا کرتے تھے کہ چاہے آب و ہوا طبیعت کے مُوافِق ہو یا نہ ہو حتی کہ کیسی ہی شدید گرمی ہوتی مگر اِس کے باوُجود یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ والے بُھوک و پیاس کو ہنسی خُوشی برداشت کر لیا کرتے تھے، اُن نُفُوسِ قُدسیہ پر ایک ہی دُھن سُوار رہتی تھی کہ بس کسی طرح رِضائے الٰہی اور قُربِ خداوندی نصیب ہو جائے جیسا کہ بیان کردہ حکایت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت سَیِّدُنا امام حسن بصری رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ کو روزوں سے اِس قدر والہانہ لگاؤ تھا کہ سخت ترین گرمیوں میں بھی روزے رکھ لیا کرتے مگر بدقسمتی کے ساتھ آج ایک تعداد گرمی کا بہانا بنا کر روزوں سے راہِ فرار اختیار کر رہی ہے، بِلاشُبہ اللہ والوں کو یقین تھا کہ محشر اور دوزخ کی گرمی دُنیوی گرمی سے کئی گنا زائد ہے، جو خُوش نصیب رِضائے الٰہی کی خاطر یہاں دُنیوی گرمی کو سہہ کر روزے رکھنے میں کامیاب ہو جائے گا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آخرت میں سُکون پائے گا۔ لہٰذا گرمی کے دنوں میں رَمَضان کے فرض روزے ہوں یا رَمَضان کے علاوہ نفل روزے، ہمیں یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ گرمی کی حَرارت اور بُھوک و پیاس کی شِدّت جس قَدَر زیادہ محسوس ہو گی صَبْر کرنے پر اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب بھی اُسی قَدَر زائد

1 . . . عیون الحکایات حصہ اول، ص ٣٠٧ بتغیر قلیل

ملے گا جیسا کہ منقول ہے: اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ اَحْمَزُھَا افضل عبادت وہ ہے جس میں تکلیف زِیادہ ہے۔ (1) امام شَرَفُ الدّین نَوَوِی (نَ۔ وَ۔ وِی) رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عبادات میں مشقت اور خرچ زیادہ ہونے سے ثواب اور فضیلت زیادہ ہو جاتی ہے۔ (2) نیز حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدْھَم رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فرمانِ معظَّم ہے: دُنیا میں جو نیک عَمَل جتنا دُشوار ہو گا قِیامت کے روز نیکیوں کے پَلڑے میں اُتنا ہی زیادہ وَزن دار ہو گا۔ (3)

عاصیوں کی مغفرت کا لیکر آیا ہے پیام
جھوم جاؤ مجرمو! رمضاں مہِ غُفران ہے
وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۷۰۶

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارا نفس چونکہ سہولت پسند ہے لہٰذا اسے ہر وقت عیش وراحت دَرکار ہے اور وہ عبادات کی محنت و مشقت سے گھبراتا اور جان چھڑاتا ہے مثلاً جب ایک مسلمان روزے رکھنے کی کوشش کرتا ہے تو نفس طرح طرح کے حیلے بہانوں سے مختلف عُذر یاد دِلا کر روزے رکھنے سے باز رکھنے کی کوشش کرتا ہے مثلاً ابھی تو شدید گرمی ہے، حالات سازگار نہیں، کام کاج کیسے ہو گا، طبیعت خراب ہو جائے گی، بعد میں رکھ لینا وغیرہ وغیرہ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم نفس کے دھوکے میں نہ آئیں، روزے چاہے سردی میں تشریف لائیں یا سخت ترین گرمیوں میں بلاوجہِ شرعی فرض روزے ہرگز ترک نہ کریں بلکہ روزے رکھنے کے بدلے ملنے والے انعاماتِ خداوندی پر نظر رکھیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پاکیزہ کلام میں روزہ رکھنے والوں اور والیوں کا نہ صرف ذکرِ خیر فرمایا ہے بلکہ اُنہیں بخشش اور بڑے اِنعام کی

1…تفسیر کبیر، پ ۲۹، المزمل، تحت الآیۃ: ۱۰، ۶۸۵/۶

2…شرح نووی، مذاهب العلماء فی تحلیل…الخ، الجزء ۸، ۱۵۲/۴

3…تذکرۃ الاولیاء، باب یازدھم، ذکر ابراھیم بن ادھم، ص ۹۵

خُوشخبری سے بھی نوازا ہے چُنانچہ

پارہ22سورۃُالاَحزاب کی آیت نمبر35میں ارشادِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے:

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ وَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْقٰنِتِیْنَ وَ الْقٰنِتٰتِ وَ الصّٰدِقِیْنَ وَ الصّٰدِقٰتِ وَ الصّٰبِرِیْنَ وَ الصّٰبِرٰتِ وَ الْخٰشِعِیْنَ وَ الْخٰشِعٰتِ وَ الْمُتَصَدِّقِیْنَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ وَ الصَّآىٕمِیْنَ وَ الصّٰٓىٕمٰتِ وَ الْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ الْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا۝۳۵ (پ ۲۲،الاحزاب:۳۵)

ترجمۂ کنز الایمان: بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے اور ایمان والیاں اور فرمانبردار اور فرمانبرداریں اور سچّے اور سچّیاں اور صبر والے اور صبر والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے والے اورروزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لئے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح قرآنِ کریم میں روزے رکھنے والوں کی تعریف بیان کی گئی ہے اور اُنہیں بخشش و بڑے ثواب کا مُژدہ(یعنی خوشخبری)سُنائی گئی ہے اسی طرح احادیثِ مُبارکہ بھی روزوں کی فضیلت سے مالا مال ہیں جن میں روزے داروں کے لئے مختلف خُوشخبریاں ارشاد ہوئی ہیں۔ آیئے!اِس ضِمن میں 3 فرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں:

1. جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ایک دن کا فرض روزہ رکھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنم سے اتنا دُور کر دے گا جتنا ساتوں زمینوں اورآسمانوں کے درمیان فاصِلہ ہے۔[1]

1…معجم کبیر، مااسند عتبة بن عبد...الخ، ۱۷/۱۲۰، حدیث: ۲۹۵

2. جس نے کسی دِن رِضائے اِلٰہی کیلئے روزہ رکھا تو اُس کا خاتِمہ بھی اِسی پر ہو گا اور وہ داخلِ جنّت ہو گا۔[1]

3. جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنم سے اِتنا دُور کر دیتا ہے جتنا فاصِلہ ایک کوّا بچپن سے بوڑھا ہو کر مرنے تک مسلسل اُڑتے ہوئے طے کر سکتا ہے۔[2]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: کوّے کی طبعی عمر ایک ہزار(1000) سال ہے اور یہ بہت تیز اُڑتا ہے، یہاں دوزخ سے انتہائی دُوری بتانے کے لیے مثال کے طور پر ارشاد فرمایا کہ کوّے کا بچّہ اگر پیدا ہوتے ہی اُڑنا شروع کر دے اور مرتے دم یعنی ایک ہزار(1000) سال تک برابر اُڑتا رہے تو اندازہ لگالو کہ اپنے گھونسلے سے کتنی دُور جاسکے گا، رَبّ تعالیٰ اس روزے دار کو دوزخ سے اتنا دُور رکھے گا۔[3]

نماز و روزہ وحَجّ و زکوٰۃ کی توفیق عطا ہو اُمّتِ محبوب کو سَدا یارَبّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ روزہ رکھنے کے کیسے کیسے عظیمُ الشّان فضائل قرآن وحدیث میں بیان کئے گئے ہیں کہ روزہ داروں کیلئے نہ صرف بخشش و مغفرت اور عظیم اجر وثواب ہے بلکہ اچھے خاتمے کی خُوشخبری ہے، لہٰذا ہمیں بھی رِضائے الٰہی کے لئے روزے جیسی عظیم عبادت کا ذوق و شوق اپنے دل میں پیدا کرنا چاہئے بلکہ اِس مُعاملے میں اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلنا چاہئے کہ وہ حضرات روزے کی وجہ سے بُھوک وپیاس برداشت کرنے میں سردی گرمی کی کوئی پروانہ کرتے بلکہ انتہائی سخت گرمی میں بھی روزہ رکھ لیا کرتے تھے آیئے اِس ضمن میں ایک حکایت سُنتے ہیں، اِس کی برکت سے ہمارے اندر بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزہ رکھنے کا جذبہ بڑھے گا۔ چُنانچہ

1... مسند احمد، حدیث حذیفۃ بن الیمان، ۹/ ۹۰، حدیث: ۲۳۳۸۴

2... مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۶۱۹، حدیث: ۱۰۸۱۰

3... مرآۃ المناجیح، ۳/ ۱۹۷

قیامت کی سخت پیاس سے نجات

حضرتِ سیِّدُنا ابُو موسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ سَمُنْدَری راستے سے جہاد کے لئے جارہے تھے، ہماری کشتی سَمُنْدَر کا سینہ چیرتی ہوئی جانبِ منزل بڑھی جارہی تھی۔ اتنے میں ایک غیبی آواز نے سب کو حیران کر دیا، کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا: اے کشتی والو! رُکو! میں تمہیں ایک اَہَم بات بتاتا ہوں۔ یہی آواز چھ، سات (6،7) بار سُنائی دی تو میں کشتی کے چبُوترے پر کھڑا ہو گیا اور کہا: تُو کون ہے اور کہاں ہے؟ کیا تُو جانتا ہے کہ ہم اِس وقت کہاں ہیں؟ ہم بیچ سَمُنْدَر میں کس طرح ٹھہر سکتے ہیں؟ ابھی میں نے اپنی بات مکمل کی ہی تھی کہ انوکھے مُبَلِّغ کی غیبی آواز گونجی: کیا میں تمہیں ایک ایسی بات کی خبر نہ دُوں جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذمہ ٔکرم پر لازم کرلیا ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! ہمیں ضرور ایسی چیز کے متعلق بتایئے۔ آواز آئی: سُنو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذمہ ٔکرم پر یہ بات لازم کرلی ہے کہ جو کوئی گرمیوں کے دنوں میں (روزے کی حالت میں) رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لئے اپنے آپ کو پیاسا رکھے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کی ہلاکت خیز گرمی میں اسے سیراب فرمائے گا۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا ابُو موسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایسا معمول بنایا کہ ایسے شدید گرم دنوں میں بھی روزہ رکھتے، جن میں انسان گرمی کی شِدّت میں بُھن جاتا تھا۔[1]

دو جہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو
جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے

وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۷۰۶

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ اپنی آخرت کی فکر کرتے ہوئے قیامت کی

---

1 . . . عیون الحکایات حصہ دوم، ص ۳۴۵

شدید گرمی اور سخت پیاس کو یاد کریں اور بالخُصُوص رَمَضانُ المُبارَک کے فرض روزوں کے معاملے میں دُنیا کی معمولی سی گرمی کو خاطر میں نہ لائیں بلکہ جب تک سانسوں کی روانی برقرار ہے، نماز روزہ، صدقہ و خیرات اور خُوب خُوب نیک اَعْمال کے ذریعے آخرت کے طویل سفر کی تیّاری میں مصروف رہیں۔

منقول ہے: اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ یعنی دُنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ لہٰذا جو دُنیا میں بوئیں گے وہی آخرت میں کاٹیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اگر آخرت کی گرمی اور ہولناکی کو پیشِ نظر رکھیں گے تو دُنیاوی گرمی میں روزے رکھنا کسی قدر آسان ہو جائے گا۔

نبیِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سیِّدُنا ابُو ذَرغِفَاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! جب تم کسی (دُنیاوی) سفر کا ارادہ کرتے ہو تو اُس کے لئے تیاری ضرور کرتے ہو تو سفر آخرت (کی تیاری) کے مُتَعَلِّق تمہارا کیا خیال ہے؟ (یعنی دُنیاوی سفر کے مقابلے میں سفر آخرت کی تیاری کس قدر زیادہ ضروری ہے) اے ابُو ذَر! کیا میں تمہیں اُن چیزوں کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہیں اُس دن فائدہ پہنچائیں گی؟ عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان! ضرور بتایئے۔ ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کے لئے سخت گرمی کے دن روزہ رکھو، قبر کی وحشت کیلئے رات کے اندھیرے میں دو (2) رکعتیں پڑھو، بڑے بڑے (پیش آنے والے) اُمور کیلئے حج کرو اور کسی مسکین کو کوئی چیز دے کر یا حق بات کہہ کر یا کسی بُرے کلمے سے خاموش رہ کر صَدَقہ کرو۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے پیارے صحابی حضرت ابُو ذَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر کیسے خُوبصورت اور دلچسپ انداز میں انفرادی کوشش کرتے ہوئے اور اُنہیں سفر دُنیا کی مثال دیتے ہوئے سفر آخرت کے کیسے قیمتی مدنی پھول عطا فرمائے، اس حدیثِ پاک سے یہ پتا چلا کہ جس طرح دُنیاوی

---

1 . . . موسوعۃ لابن ابی الدنیا، التھجد وقیام اللیل، ۱/ ۲۴۷، حدیث: ۱۰

سفر پر روانہ ہوتے ہوئے انسان سفر میں کام آنے والے ضروری سامان کو ساتھ رکھتا ہے اسی طرح آخرت کے سفر پر روانہ ہونے سے پہلے پہلے اس سفر میں کام آنے والے نیک اَعمال کا ذخیرہ بھی لازمی کرنا چاہئے، سفرِ آخرت کی تیّاری کے سلسلے میں اس حدیثِ پاک میں بیان کی گئی نصیحتیں اس قدر تاثیر کُن ہیں کہ حضرتِ ابُوذَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُن کر اسی انداز میں دوسروں تک یہ نصیحتیں پہنچائیں چُنانچہ

طویل سَفَر کا زادِ راہ

حضرت سَیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابُوذَر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کعبے کے پاس کھڑے ہو کر پُکارا: اے لوگو! میں جُندب غِفَاری ہوں، اِدھر آؤ اپنے خیر خواہ شَفِیق بھائی کے پاس، جب تمام لوگ اُن کے اِرد گرد جمع ہو گئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُن سے پُوچھا: یہ بتاؤ کہ اگر تم میں سے کسی کا سَفَر کا اِرادہ ہو تو کیا وہ اپنے ساتھ زادِ راہ نہ لے گا جو اُسے کام آئے اور منزلِ مقصُود تک پہنچا دے؟ سب نے عَرض کی: ہاں، کیوں نہیں، تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے (اُنہیں دُنیا کی حرص سے بچانے اور آخرت کی حرص کی ترغیب دِلانے کے لئے نصیحت کرتے ہوئے) اِرشاد فرمایا: یقیناً سَفَرِ آخرت اُس سَفَر سے کہیں زیادہ طویل ہے جس کا تم (یہاں) اِرادہ کرتے ہو لہٰذا (اُس کے لئے) وہ چیزیں لے لینا، جو تمہیں فائدہ دیں۔ لوگوں نے پُوچھا کہ وہ کیا چیزیں ہیں؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: عظیم مَقاصِد کے لئے حج کرو، قیامت کے طویل دن کے پیشِ نظر سخت گرمی میں روزہ رکھو، قبر کی وحشت سے بچنے کے لئے رات کی تاریکی میں نوافِل پڑھو، (اُس) بڑے دن میں کھڑے ہونے کا خیال کرتے ہوئے اچھی بات کہو اور بُری بات سے باز رہو، قیامت کی دُشواری سے بچنے کی اُمّید پر اپنے مال سے صَدَقہ اَدا کرو۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 … صفۃ الصفوۃ، ابوذر جُنْدُب بن جُنَادۃ، الجزء: ۱، ۱/ ۳۰۱، رقم: ٦٤

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ اپنی آخرت کی بہتری کیلئے ان نصیحتوں پر عمل کرتے ہوئے قبر کی تاریکی سے حفاظت کیلئے رات میں کچھ نہ کچھ نوافل کی ادائیگی کا معمول بنائیں، حسبِ استطاعت صَدَقہ وخَیرات کریں، ہمیشہ زبان کا قُفلِ مدینہ لگاتے ہوئے بُری باتوں سے زبان کو روکے رکھیں اور ضرورت پڑنے پر صرف اچھی باتیں ہی زبان سے نکالیں نیز قیامت کی تپتی ہوئی گرمی سے بچنے کیلئے دُنیا کی گرمی میں روزے رکھیں، ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِین فکرِ آخرت کی وجہ سے اس قدر کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے کہ بعض حضرات تو مسلسل کئی کئی سال روزے رکھ کر گُزار دِیا کرتے تھے جیسا کہ

ہمیشہ روزے رکھا کرتے

حضرتِ سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہمیشہ نفلی روزے رکھتے اور رات کے ابتدائی حصّے میں آرام فرما کر بقیہ رات قِیام (یعنی عبادت) کرتے تھے۔ [1]

روزوں کی کثرت سے رنگت پیلی پڑ گئی

حضرت سَیِّدُنا اَسوَد بن یزید رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عبادت و ریاضت میں خُوب کوشش فرماتے۔ بہت زیادہ عبادات کرتے، بکثرت روزے رکھتے یہاں تک کہ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا رنگ سبزی مائل اور پِیلا پڑ گیا۔ [2]

مسلسل چالیس (40) سال تک روزے

حضرتِ سَیِّدُنا داوٗد طائی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسلسل چالیس (40) سال تک روزے رکھتے رہے مگر آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اِخلاص کا یہ عالَم تھا کہ اپنے گھر والوں تک کو خبر نہ ہونے دی۔ کام پر جاتے ہوئے

---

1 . . . مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب صلاۃ التطوع والامامۃ، من کان یامر بقیام اللیل، ۲/۱۷۳، رقم: ۶

2 . . . عیون الحکایات حصہ اول، ص ۵۱

دوپہر کا کھانا ساتھ لے لیتے اور راستے میں کسی کو دے دیتے، مغرِب کے بعد گھر آکر کھانا کھالیا کرتے۔[1]

60سال تک دن بھر روزہ اور رات بھر عبادت

حضرت سیِّدُنا منصور بن مُعْتَمِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 60 سال اس طرح گُزارے کہ رات میں قیام کِیا کرتے اور دن میں روزہ رکھا کرتے۔[2]

ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ

حضرت سیِّدُنا علّامہ شیخ عِمادُ الدِّین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو کہ بہت بڑے فقیہ اور مُفْتی تھے۔نہایت عبادت گُزار اور پرہیز گار تھے، نفل روزوں اور نوافل کی کثرت کرتے تھے،ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھتے تھے۔[3]

روزوں کی کثرت سے کمر جھک گئی

حضرت سَیِّدُنا عیسٰی بن زاذان اُبُلِّی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بکثرت روزے رکھا کرتے جس کی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کمر جُھک گئی اور آواز بند ہوگئی تھی۔[4]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دین کو روزوں کا کس قدر شوق تھا کہ چالیس چالیس(40،40) سال ،ساٹھ ساٹھ(60،60) سال بلکہ بعض تو ہمیشہ روزہ رکھا کرتے تھے اور اِخلاص کا یہ عالَم تھا کہ گھر والوں کو بھی نہ بتایا کرتے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ رَمضانُ المُبارک کے فرض روزوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ رجَبُ الْمُرَجَّب، شَعْبانُ الْمُعَظَّم ، شَشْ عید، پیر اور جمعرات نیز ایّامِ بیض(یعنی مدنی ماہ کی13،14،15 تاریخ) وغیرہ کے نفل روزوں کا بھی خُوب خُوب اہتمام کِیا کریں کہ نفل روزوں

---

1 . . . معدنِ اَخلاق حصّہ اول، ص ۱۸۲ بتغیر قلیل

2 . . . 152 رحمت بھری حکایات، ص ۸۷ بتغیر قلیل

3 . . . 152 رحمت بھری حکایات، ص ۲۶۰ ملخصًا

4 . . . 152 رحمت بھری حکایات، ص ۲۷۲

کی بھی بہت زیادہ فضیلت ہے۔

ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک دِن نَفل روزہ رکھے اگر اُسے زمین بھر سونا دے دِیا جائے جب بھی اُس کا ثواب پُورا نہ ہوگا، اُس کا ثواب تو قیامت کے دن ہی ملے گا۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حَضرتِ علّامہ مَولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادرِی رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو بھی نَفل روزوں سے بہت پیار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سال کے ممنوع دنوں کے علاوہ اکثر روزے سے ہوتے ہیں۔ اِس کے علاوہ پُورے ماہِ رَجَب اور دیگر مُقدّس مہینوں کے روزے رکھنے کے ساتھ ساتھ ہر پیر شریف کا روزہ رکھنے کی بھی بھرپُور ترغیب دِلاتے ہیں۔ آپ کی ترغیب کی بدولت بہت سے اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں رَجَبُ الْمُرَجَّب کے پُورے ورنہ اکثر دن روزے رکھنے کی سعادت بھی حاصل کرتے ہیں اور پیر شریف کا روزہ رکھنے والوں کی بھی ایک کثیر تعداد ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "یومِ تعطیل برائے اِعْتِکاف"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک بننے بنانے، دُنیا و آخرت میں سُرخروئی پانے، مُعاشرے سے بے حیائی کے سیلاب کو روکنے، موسمِ گرما کی پرواکئے بغیر اِستقامت کے ساتھ رَمَضانُ الْمُبارَک کے روزے رکھنے نیز نفلی روزوں کا جذبہ بھی اپنے دل میں بیدار کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے اور نیکی کے کاموں میں مزید تَرَقّی کے لئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "یومِ تَعْطِیل برائے اِعْتِکاف" بھی ہے لہٰذا تمام اسلامی بھائیوں سے عرض ہے کہ حُصُولِ ثواب کے لئے یومِ تَعْطِیل

1 . . . مسند ابی یعلی، مسند ابی هریرة، ۳۵۳/۵، حدیث: ۶۱۰۴

اِعْتِکاف کی ترکیب فرمائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ اِعْتِکاف مسجد میں ہوتا ہے تو اِس سے مساجد بھی آباد رہیں گی اور مسجد کے آداب کا خیال رکھنے اور ہر طرح کی بے اَدَبی سے بچنے کی صُورت میں ہمارا مسجد میں گُزارا ہوا ہر ہر لمحہ بھی عِبادَت میں شُمار ہو گا، مسجد سے مَحَبَّت کرنے اور اُس میں اپنا زیادہ سے زیادہ وقت گُزارنے کی بڑی فضیلت ہے چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعِیْد خُدرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں کثرت سے آمد و رَفت رکھنے والا ہے تو اُس کے اِیمان کی گواہی دو کیونکہ اللّٰہُ خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ پاک ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ (پ۱۰، التوبہ:۱۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اللّٰہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللّٰہ اور قیامت پر ایمان لاتے (ہیں)۔[1]

حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعِیْد خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو مسجد سے مَحَبَّت کرتا ہے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اپنا محبوب بنالیتا ہے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج کے اس پُرفِتَن دَور میں تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی مسجد بھرو تحریک دعوتِ اسلامی سنتوں بھرا پاکیزہ ماحول مُہیّا کر رہی ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے اِس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نجانے کتنے گُناہ گاروں کو تَوبہ کی تَوفیق ملی اور اب وہ صلوٰۃ و سُنّت کے پابند ہو کر ایک باعمل و باکردار مُسلمان کی حَیثیت سے زندگی گُزار رہے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول نماز روزے کی پابندی اور مسجدوں کے اَدب و اِحترام کا خیال رکھتے ہوئے اُن کی آبادکاری کے سلسلے میں نہایت ہی اہم کردار اَدا کر رہا ہے لہٰذا اگر ہم بھی اپنے دلوں میں مساجد

1…ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ، رقم: ۲۶۲۶، ۴/۲۸۰

2…مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب لزوم المساجد، رقم: ۲۰۳۱، ۲/۱۳۵

سے محبت اور اُنہیں آباد کرنے کی سعادت پانا چاہتے اور علمِ دین کی روشنی سے اپنے عقائد و اَعمال کی دُرستی چاہتے ہیں تو رَمضانُ المُبارَک کی صُورت میں ہمارے پاس یہ ایک بہترین موقع ہے کہ ہم دعوتِ اسلامی کے تحت مختلف مقامات پر ہونے والے اِجتِماعی اِعتِکاف کی سعادت حاصل کرلیں، کیا خبر آئندہ سال رَمضانُ المُبارَک نصیب ہو یانہ ہو، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں پورے ماہِ رمضان کا اعتکاف مختلف شہروں اور ملکوں میں ہو رہا ہے لہٰذا تمام اسلامی بھائی اس میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائیں ورنہ کم از کم آخری عشرے کے اعتکاف کی تو ضرور بالضرور کوشش فرمائیں۔

آیئے! بطورِ ترغیب دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِعتِکاف کرنے کی برکتوں سے مالا مال ایک مدنی بہار آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں سُنئے، خُوشی سے جُھومئے اور اِسی رَمضانُ المُبارَک میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِعتِکاف کرنے کی نیت کرلیجئے۔ چُنانچہ

کالو چاچا کی ایمان افروز وفات

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 693 صفحات پر مشتمل کتاب "فیضانِ رمضان" کے صفحہ 507 پر ہے: مدینۃُ الاولیاء احمد آباد شریف (گجرات، الھند) کے کالو چاچا (عمر تقریباً 60 برس) رَمضانُ المُبارَک (۱۴۲۵ھ، 2004ء) کے آخِری عشرے میں شاہی مسجد (شاہ عالَم، احمد آباد شریف) میں ہونے والے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے اجتماعی اِعتِکاف میں معتکف ہوگئے۔ یوں تو یہ پہلے ہی سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر عاشقانِ رسول کے ساتھ اجتماعی اِعتِکاف میں شُمُولیّت پہلی ہی بار نصیب ہوئی تھی۔ اِعتِکاف میں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا اور ساتھ ہی ساتھ 72 مدنی انعامات میں سے پہلی صف میں نماز پڑھنے کی ترغیب والے دوسرے مدنی انعام کا خُوب جذبہ ملا۔ چُنانچہ اُنہوں نے پہلی صف میں نماز پڑھنے کی عادت بنالی۔ 2 شوّالُ المُکرَّم یعنی عیدُ الفِطر کے دوسرے روز 3 دن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کیا۔ مدنی قافلے سے واپسی کے بعد 11 شوّالُ المُکرَّم ۱۴۲۵ھ (2004ء) کو کسی کام سے بازار جانا ہوا، مصروفیّت بھی تھی مگر تاخیر کی صُورت میں

پہلی صف فوت ہو جانے کا خدشہ تھا لہٰذا سارا کام چھوڑ کر مسجِد کا رُخ کیا اور اذان سے قبل ہی مسجِد میں پہنچ گئے، وُضو کر کے جُوں ہی کھڑے ہوئے کہ گر پڑے، کلِمہ شریف اور دُرودِ پاک پڑھتے ہوئے اُن کی رُوح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کرگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماعی اِعتِکاف کی بَرَکت سے مدنی انعامات کے دوسرے مدنی اِنعام پہلی صف میں نماز پڑھنے کے ملے ہوئے جذبے نے کالو چاچا کو اِنتِقال کے وقت بازار کی غفلت بھری فضاؤں سے اُٹھا کر مسجِد کی رحمت بھری فضاؤں میں پہنچا دِیا اور کیسی خُوش نصیبی کہ آخِری وقت کلِمہ و دُرود نصیب ہو گیا۔ سُبۡحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اور جس کو مرتے وقت کلِمہ شریف نصیب ہو جائے اُس کا قَبۡر و حَشۡر میں بیڑا پار ہے چُنانچِہ مالِکِ جنّت، محبوبِ رَبُّ الۡعِزَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس کا آخِری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ہو، وہ داخِلِ جنّت ہو گا۔[1] مزید دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی بَرَکت سنئے چُنانچِہ اِنتِقال کے چند روز بعد ان کے فرزند نے خواب میں دیکھا کہ مرحوم کالو چاچا سفید لباس میں ملبوس سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے مُسکراتے ہوئے فرما رہے ہیں: بیٹا! دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں لگے رہو کہ اِسی مدنی ماحول کی بَرَکت سے مجھ پر کرم ہوا ہے۔

مَوت فضلِ خُدا سے ہو ایمان پر مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
رَبّ کی رَحمت سے پاؤ گے جنّت میں گھر مدنی ماحول میں کر لو تم اِعتِکاف

(وسائلِ بخشش، ص ۶۴۰)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرض روزے کتنی ہی سخت گرمی میں آئیں، بغیر شرعی مجبوری کے ہرگز ہرگز ایک روزہ بھی قضا نہ ہو، اگر ہم اپنے بُزرگوں کے طرزِ عبادت کو پیشِ نظر رکھ کر تھوڑی سی ہمّت کریں تو اِنۡ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گرمی کے روزوں میں دِقّت کے بجائے لذّت محسوس کریں گے۔ بہت سے ایسے بھی اللہ والے گُزرے ہیں جو سارا سال یا سال کے اکثر ایّام روزہ رکھ کر گُزارا کرتے تھے اور خاص طور پر گرمی کے روزوں میں

1…ابوداود، ۳/۱۳۲، حدیث: ۳۱۱۶

اُنہیں اِس قدر لذّت محسوس ہوا کرتی تھی کہ مَوت کے وقت بھی اگر اُنہیں کسی چیز کا افسوس ہوتا تو صِرف اِس بات کا کہ مرنے کے بعد ہمیں گرمی کے روزوں کی سعادت اور لُطف وسُرور کیسے نصیب ہو گا۔

دوجہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو
جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے

وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص٧٠٦

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے عبادت کے شوق اور گرمی کے روزوں کے ذوق کے بارے میں اللہ والوں کے چند مزید واقعات سُنتے ہیں تاکہ ہمارے دل میں بھی اِس کا جذبہ پیدا ہو چُنانچہ

حضرت سیّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وصال کا وقت جب قریب آیا تو آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے ڈرتا تھا اور آج تجھ سے اُمّیدیں وابستہ کئے ہوئے ہوں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو جانتا ہے کہ میں دُنیا اور اس میں طویل عرصہ رہنے کو نہریں جاری کرنے اور درخت لگانے کے لئے پسند نہیں کرتا تھا بلکہ میں لمبی عمر اس لئے محبوب رکھتا تھا تاکہ (روزہ رکھ کر) سخت گرمیوں میں پیاس کی شِدّت کو برداشت کروں، طویل راتوں میں (عبادت کرکے) مشقتیں جھیلتا رہوں اور علمِ دین کی محفلوں میں عُلماء کے سامنے دوزانوں بیٹھوں۔[1]

حضرتِ سیِّدُنا یزید رَقّاشی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی مَوت کے وقت رونے لگے تو اُن سے عرض کی گئی: آپ کیوں روتے ہیں؟ تو ارشاد فرمایا: میں اس وجہ سے روتا ہوں کہ اب مجھے راتوں کے قیام، دن کے روزوں اور ذکر کی مجالس میں حاضری کا موقع نہ ملے گا۔[2]

حُجَّۃُ الِاسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا

---

1 . . . احیاء العلوم، ۵ / ۵۷۳

2 . . . حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۱۳۲

عامر بن عبدِ قَیس رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی وفات کے وقت رونے لگے۔ جب اُن سے رونے کا سبب پُوچھا گیا تو ارشاد فرمایا: میں مَوت کے ڈر یا دُنیا کی مَحبَّت میں نہیں رو رہا ہوں بلکہ گرمیوں کے روزوں میں دوپہر کی پیاس اور سردیوں کی لمبی راتوں میں نفل نماز کی جدائی پر رو رہا ہوں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اُن مُبارک ہستیوں کو شدید گرمی کے روزوں کی سخت پیاس اس قدر پسند تھی کہ اپنی مَوت کے وقت اس بات پر آنسو بہا رہے ہیں کہ مَوت کے بعد گرمی کے روزوں کی شِدّتِ پیاس کی لذّت کیسے نصیب ہو گی، نماز و روزوں کی تو یہ حضرات اس قدر کثرت کِیا کرتے تھے کہ گویا اِس کے علاوہ اُنہیں اور کسی دُنیاوی چیز سے کوئی دلچسپی ہی نہ ہو جیسا کہ

حضرت سیِّدُنا مُصْعَب بن ثابت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو کہ بہت زیادہ متقی و عبادت گُزار تھے۔ روزانہ ایک ہزار (1000) نوافل پڑھا کرتے اور ہمیشہ روزہ رکھتے۔[2]

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک عبادت گُزار شخص بیمار ہو گیا تو ہم اُس کی عیادت کے لئے اُس کے پاس گئے۔ وہ لمبی لمبی سانسیں لے کر افسوس کرنے لگا۔ میں نے اُس کو کہا: کس بات پر افسوس کر رہے ہو؟ تو اُس نے بتایا: اُس رات پر جو میں نے سو کر گُزاری اور اُس دن پر جس دن میں نے روزہ نہ رکھا اور اُس گھڑی پر جس میں مَیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے غافل رہا۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے کہ جنہیں اپنی زندگی میں نفل نمازوں یا نفل روزوں میں معمولی سی کوتاہی ہو جانے پر اپنی مَوت کے وقت اس قدر افسوس ہوتا تھا اُن کے بارے میں فرض نمازوں یا فرض روزوں میں سُستی کا تو تصوّر بھی نہیں کِیا جا سکتا، ذرا غور کیجئے!! کہ ہم میں اور اُن اللہ والوں میں کس قدر فرق ہے کہ ہمارے ہاں عُموماً لوگوں کو مَوت کے وقت دُنیا چُھوٹ جانے کا غم کھائے جاتا ہے اور اُنہیں

---

1 . . . احیاء العلوم، ۵ / ۵۷۵

2 . . . عیونُ الحکایات، حصہ دوم، ص ۳۲۴ بتغیر قلیل

3 . . . حکایتیں اور نصیحتیں، ۱۳۳

عبادت سے محرومی کا غم رُلائے جاتا ہے، ہمیں صرف دُنیاوی بہتری کی فکر ہے اور اُن نُفوسِ قُدسیہ کو قبرو حشر اور آخرت کی فکر دامن گیر ہے، ہمارے لئے دُنیاوی عیش و عشرت اور مال و دولت کے بغیر زندگی بے رنگ ہے اور اُن اللہ والوں کیلئے نمازوں، روزوں اور دیگر عبادات کے بغیر زندگی بے مزہ ہے۔ جیسا کہ

حضرت سیِّدُنا ابُو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمایا کرتے کہ اگر 3 چیزیں نہ ہوتیں تو میں مَوت کو ترجیح دیتا۔ عرض کی گئی: وہ 3 چیزیں کون سی ہیں؟ ارشاد فرمایا: دن رات اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے حضور سجدے کرنا، سخت گرمی کے دنوں میں پیاسا رہنا (یعنی روزے رکھنا) اور ان لوگوں کے حلقوں میں بیٹھنا جو کلام کو عمدہ پھلوں کی طرح چُنتے ہیں۔ [1]

حضرت سَیِّدُنا علی المرتضیٰ، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ارشاد فرماتے ہیں: مجھے دُنیا میں 3 چیزیں پسند ہیں: (1) اَلضَّرْبُ بِالسَّیْفِ یعنی تلوار سے جہاد کرنا، (2) اَلصَّوْمُ بِالصَّیْفِ یعنی گرمی کے روزے رکھنا اور (3) اِکْرَامُ الضَّیْفِ یعنی مہمان کی مہمان نوازی کرنا۔ [2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے روزوں کے کچھ مزید فضائل و انعامات سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

گرمی کے روزے رکھنے کا انعام

حضرت فقیہ ابُو اللَّیْث سمرقندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن لوگ قبروں سے بُھوکے پیاسے اُٹھیں گے تو جس شخص نے گرمی کے دنوں میں نفلی روزے رکھے ہوں گے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے جنّت کے کھانے اور جنّتی مشروبات بھیجے گا، اُس کا روزہ آئے گا اور حوض سے لوگوں کو ہٹاتے ہوئے جام بھر بھر کر اُسے خُوب سیر اب کرے گا۔ [3]

1… الزهد الكبير للبيهقي، الجزء الخامس، ص ٣٢٤، حديث: ٨٧٠

2… روح البيان، پ ٢٠، النمل، تحت الآية: ٦، ٦٢/٢٦٤

3… قرة العيون ومفرح القلب المحزون، الباب السادس في عقوب النائحة، ص ٣٩٦، رقم: ٢٠٢

قبر سے مشک کی خوشبو

حضرتِ سیّدُنا عبدُ اللّٰہ بن غالِب حدّانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تدفین کے بعد اُن کی قبرِ شریف کی مِٹّی سے مُشک کی خُوشبو آتی تھی۔ کسی نے خواب میں دیکھ کر پُوچھا: مَاصُنِعَتَ؟ یعنی آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا گیا؟ کہا: اچھا معاملہ فرمایا گیا۔ پُوچھا: آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کہاں لے جایا گیا؟ کہا: جنّت میں۔ پُوچھا: کون سے عمل کے باعِث؟ فرمایا: ایمانِ کامِل، تہجُّد اور گرمیوں کے روزوں کے سبب۔ پھر پُوچھا: آپ کی قَبر سے مُشک کی خُوشبو کیوں آرہی ہے؟ تو جواب دِیا: یہ میری تِلاوت اور روزوں کی پیاس کی خُوشبو ہے۔[1]

روزے سے صحت ملتی ہے

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے مَروی ہے کہ نبیِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحی فرمائی کہ آپ اپنی قوم کو خبر دیجئے کہ جو بھی بندہ میری رِضا کیلئے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو میں اُس کے جِسم کو صِحّت بھی عطا فرماتا ہوں اور اس کو عظیم اَجر بھی دُوں گا۔[2]

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"فیضانِ رمضان"** کے صفحہ نمبر 105 پر تحریر فرماتے ہیں کہ **الملفوظ** حصّہ دُوم صفحہ 143 پر اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: ایک سال رَمضانُ الْمُبارَک سے تھوڑا عرصہ قبل والِدِ مرحوم حضرت رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین سَیِّدُنا و مولانا نَقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: بیٹا! آئندہ رَمضان شریف میں تم سَخت بیمار ہو جاؤ گے، مگر خَیال رکھنا کوئی روزہ قَضا نہ ہونے پائے۔ چُنانچِہ والد صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فرمان کے

---

1 ... حلیة الاولیا، مغیرة بن حبیب، ۲۶۶/۲، حدیث: ۸۵۵۳

2 ... شعب الایمان، باب فی الصیام، اخبار و حکایات فی الصیام، ۴۱۱/۳، حدیث: ۳۹۲۳

مطابق واقعی رَمضانُ المُبارَک میں سَخت بیمار ہو گیا۔ لیکن کوئی روزہ نہ چُھوٹا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! روزوں ہی کی بَرَکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے صِحّت عطا فرمائی اور صِحّت کیوں نہ ملتی کہ سَیِّدُ الْمَحْبُوبِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ پاک بھی تو ہے: صُوْمُوْا تَصِحُّوا یعنی روزہ رکھو صِحتیاب ہو جاؤ گے۔[1]

کیا روزہ سے آدمی بیمار ہو جاتا ہے؟

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ اسلام نے ہمیں صحت و تندرستی کی نعمت پانے اور ڈھیروں ڈھیر ثواب حاصل کرنے کا کیسا زبردست مدنی نسخہ عطا فرمادِیا کہ جو بندہ رضائے الٰہی کی خاطر صرف ایک روزہ رکھ لیتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے زبردست اجر و ثواب کے ساتھ ساتھ صحت و تندرستی کی نعمت سے بھی نوازتا ہے۔ غور تو فرمایئے کہ جب ایک روزہ رکھنے کی یہ جزا ہے تو جو خُوش نصیب پورے ماہِ رَمضانُ المُبارَک کے روزے رکھتے ہیں، ان کے ثواب اور انہیں بارگاہِ خداوندی سے ملنے والے انعامات کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ مگر افسوس! بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا ہے کہ ہم تو فُلاں فُلاں مہینے یا پورے رَمضانُ المُبارَک کے باقاعدگی کے ساتھ روزے رکھتے ہیں مگر تندرست ہونے کے بجائے اُلٹا بیمار پڑ جاتے ہیں اور روزہ رکھ کر کسی کام کے نہیں رہتے، یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ جیسے جسم بے جان سا ہو گیا وغیرہ وغیرہ، تو یاد رکھئے! اس میں روزوں کا کوئی قُصور نہیں ہوتا بلکہ قصور ہمارا اپنا ہی ہوتا ہے مثلاً بعض لوگ کھانے پینے کے معاملات میں حد سے تجاوز کر جاتے ہیں یوں اگر اپنے معدے پر اُس کی طاقت سے زائد بوجھ ڈالنے کی کوشش کریں گے اور سحری واِفطاری میں مُرَغَّن، تیل میں تربہ تر اور چٹخارے دار کھانے، پراٹھے، برگر، کھجلے، پھینیاں، سیخ کباب و بوٹیاں، سموسے، رول، پکوڑے، ٹھنڈے مشروبات، باربی کیو، بریانیاں اور نہ جانے کیسی کیسی غذائیں اپنے معدے میں ٹھونس کر بھر لیں گے تو بے چارہ معدہ آخِر کس کس چیز کو کس طرح ہَضْم کر سکے گا؟ نتیجتاً نظامِ اِنْہِضام (Digestive System) دَرْہَم بَرْہَم ہو جائے گا، مِعدہ بیمار پڑ جائیگا اور پھر سارے

---

1 ... معجم اوسط، من اسمہ موسی، ۶/۱۴۷، حدیث: ۸۳۱۲

جسم کو اَمراض فَراہَم کرنے لگے گا جیسا کہ

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ حِکمت نِشان ہے، مِعْدہ بدن میں حَوض کی مانِند ہے اور (بدن کی) نالیاں (یعنی رَگیں) مِعْدہ کی طرف آنے والی ہیں اگر مِعْدہ صحّت مند ہو تو رَگیں (مِعْدہ میں سے) صحت لے کر پلٹتی ہیں اور اگر مِعْدہ خراب ہو تو رگیں بیماری لے کر واپَس جاتی ہیں۔ (1)

لہٰذا روزے میں بھی اور روزے کے علاوہ بھی کھانے پینے کے معاملات میں خُوب احتیاط کرنی چاہیے نیز روزوں میں طاقت سے زائد محنت و مشقت والا کام کرنے سے بھی بچنا چاہیے، کیونکہ روزے کی حالت میں طاقت سے زائد محنت کی جائے تو اس سے بھی جسم پر بُرے اَثرات مُرتَّب ہوتے ہیں اور روزہ رکھنا یا رکھ کر اُسے پورا کرنا دُشوار ہو جاتا ہے۔ بد قسمتی سے مال و دولت کمانے کی حرص کی وجہ سے بعض نادان مسلمان ماہِ رَمضان کی آمد ہوتے ہی عبادات کی کثرت کے بجائے دَھن دولت کی خاطر روزے میں بھی طاقت سے زائد محنت و مَشَقَّت والا کام کرتے ہیں جس سے ان کے بدن میں کمزوری بڑھ جاتی ہے، نتیجتاً روزے رکھنے سے قاصِر ہو جاتے ہیں اور رکھتے بھی ہیں تو بسا اوقات توڑ ڈالتے ہیں حالانکہ رَمَضانُ المُبارَک کے دنوں میں ایسا کام کرنے کی شرعاً اجازت ہی نہیں کہ جس سے بدن میں کمزوری پیدا ہو جائے اور روزہ توڑ ڈالنے کا ظنّ غالب ہو جیسا کہ

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: رَمَضانُ المُبارَک کے دِنوں میں ایسا کام کرنا جائز نہیں جس سے ایسا ضُعف (یعنی کمزوری) آجائے کہ روزہ توڑنے کا ظَنِّ غالِب ہو لہٰذا نانْبائی (یعنی روٹی پکانے والے) کو چاہیے کہ دوپہر تک روٹی پکائے پھر باقی دِن میں آرام کرے۔ یہی حُکم مِعْمار و مزدُور اور دیگر مَشَقَّت کے کام کرنے والوں کا ہے۔ زیادہ ضُعف (یعنی کمزوری) کا اَندیشہ ہو تو کام میں کمی کر دیں تاکہ روزہ اَدا کر سکیں۔ (2)

---

1 ... شُعبُ الایمان، باب فی المطاعم والمشارب، فصل فی طیب المطعم والملبس، ۶۲/۵، حدیث: ۵۷۹۶

2 ... بہارِ شریعت، حصہ پنجم، ۱/۹۹۸

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات بھی ذہن نشین رکھیں کہ اگر واقعی کسی کو ایسا مرض لاحق ہو گیا ہے کہ جس میں روزے رکھنے سے بیماری میں شِدَّت آنے کا ظنِّ غالب ہے تو اس بارے میں فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام نے قرآن وحدیث کی روشنی میں ایسے رہنما اصول بیان فرمائے ہیں، جن کی روشنی میں روزہ تَرک کرنے کی اجازت ہے لہٰذا جو لوگ بیماری کی وجہ سے اپنے اندر روزے کی طاقت نہیں پاتے اُنہیں چاہئے کہ کسی سُنّی صحیحُ العقیدہ عالمِ دین یا دارُالافتاء اہلسنت سے اپنی حالت کے مُطابق اِس بارے میں رہنمائی ضرور حاصل کریں کہ شرعاً مجھے روزہ قضا کرنے کی اجازت ہے یا نہیں، صرف اپنے گُمان اور خیال کے مُطابق روزہ ہرگز ہرگز ترک نہ کریں۔

دارُالافتاء اہلسنت

یاد رہے کہ دعوتِ اسلامی کے 103 سے زائد شعبہ جات میں سے ایک شعبہ دارُالاِفتاء اَہلسُنَّت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ پاکستان کے اِن شہروں بابُ المدینہ (کراچی) میں 4، زَم زَم نگر (حیدر آباد باب الاسلام سندھ)، سردار آباد (فیصل آباد)، مرکزُالاولیاء (لاہور)، راولپنڈی اور گلزارِ طیبہ (سرگودھا) میں دارُالافتاء اہلسنَّت، پیارے آقا صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی دُکھیاری اُمَّت کی شَرعی رَہنُمائی میں مصروفِ عمل ہیں۔ اس کے علاوہ "دارُالافتاء اہلسنَّت" کے اسلامی بھائی ٹیلی فون، واٹس اَیپ (Whatsapp) اور اِنٹر نیٹ پر دُنیا بھر کے مُسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مَسائل کا حل بتاتے ہیں۔ اِنٹرنیٹ کے ذریعے دُنیا بھر سے اِس میل ایڈریس (darulifta@dawateislami.net) پر سوالات پوچھے جاسکتے ہیں نیز دُنیا بھر سے شرعی رہنمائی حاصل کرنے کے لیے اِن نمبرز پر رابطہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔

0300-0220113-------0300-0220112

0300-0220115--------0300-0220114

پاکستانی وقت کے مُطابِق صبح 10 بجے سے شام 4 بجے تک ان نمبرز پر رابطہ کِیا جاسکتا ہے، بروز جُمُعہ تعطیل ہوتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں سارے روزے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہاتھ ملانے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **101 مدنی پھول** سے ہاتھ ملانے کی چند سنّتیں و آداب سنتے ہیں: پہلے دو فرامین مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ ہوں: ❀ جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مُصافحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت دریافت کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان سو (100) رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے (99) رحمتیں زیادہ پرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔ (2) ❀ جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

2 ۔۔۔ معجم اوسط، ۵/۳۸۰، رقم: ۷۶۷۲

کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[1]

❀ دو مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سنّت ہے۔❀ رخصت ہوتے وَقت بھی سلام کیجئے اور ہاتھ بھی ملا سکتے ہیں۔❀ ہاتھ ملاتے وقت درود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دعا بھی پڑھ لیجئے: یَغفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُم (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے۔) ❀ دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دعا مانگیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قَبول ہو گی ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔[2] اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

❀ آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے۔❀ جتنی بار ملاقات ہو ہر بار ہاتھ ملا سکتے ہیں۔❀ دونوں طرف سے ایک ایک ہاتھ ملانا سنّت نہیں مصافحہ دو ہاتھ سے کرنا سنّت ہے۔❀ بعض لوگ صِرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سنت نہیں❀ ہاتھ ملانے کے بعد خُود اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔[3] ❀ ہاتھ ملانے کے بعد اپنی ہتھیلی چوم لینے والے اسلامی بھائی اپنی عادت نکالیں۔❀ اگر اَمرَد (یعنی خُوبصُورت لڑکے) سے ہاتھ ملانے میں شہوت آتی ہو تو اس سے ہاتھ ملانا جائز نہیں بلکہ اگر دیکھنے سے شہوت آتی ہو تو اب دیکھنا بھی گناہ ہے۔[4] ❀ مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وقت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔[5]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ

1...شعب الایمان، ۶/۴۷۱، حدیث: ۸۹۴۴

2...مسند احمد، ۴/۲۸۶، حدیث: ۱۲۴۵۴

3...بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ۳/ ۴۷۲ بتغیر قلیل

4...دُرِّ مُختار، ۲/۹۸

5...بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ۳/ ۴۷۱ ملخصًا

16(312صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو — پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنّتیں سیکھنے، تین دن کے لیے — ہر مہینے چلیں، قافلے میں چلو

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

(2) تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس

---

1 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ [1]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ [2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ [3]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ [4]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے

---

1 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2 ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

4 ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر (70) فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

2...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵